

## 97497 - مساجد کی تزیین و آرائش اور گنبد و مینار بنانے ہوئے فضول خرچی کا حکم

### سوال

مجھے یہ علم ہوا ہے کہ مسجد کی تعمیر صدقہ جاریہ میں شامل ہے، میں آپ سے درج ذیل مسائل کے بارے میں کچھ وضاحت اور نصیحتیں چاہتا ہوں:

صحیح شرعی مسجد کیسی ہوتی ہے؟ گنبد اور مینار جو آج کل مساجد میں نظر آتے ہیں کیا یہ مسجد کیلئے ضروری ہیں، کیونکہ میرے ملک لیبیا میں ان دونوں کی تعمیر پر بسا اوقات 15000 دینار بھی لگ جاتے ہیں، پھر اس کے بعد مسجد کی ضروریات مثلاً: سنگ مرمر، اعلیٰ قسم کے دروازے، شیشے، قیمتی قالین، اضافی اور خوبصورتی کیلئے لائٹنگ وغیرہ جن کا اہتمام مساجد میں ہم دیکھتے ہیں، ان سب امور کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور کسی مسجد کی شرعی طور پر تعمیر کیلئے کیا کچھ کرنا چاہیے؟ میں آپ سے اس بارے میں مکمل وضاحت کی امید رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس منفرد ویب سائٹ کے چلانے پر جزائے خیر سے نوازے، میں ہمیشہ مسائل کا حل تلاش کرنے کیلئے آپ ہی کی ویب سائٹ کو سب سے پہلے کھولتا ہوں، کیونکہ اس سائٹ سے مجھے بہت ہی خیر اور علم نافع ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قدم بہ قدم رہنمائی فرمائے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی سمیت رضائے الہی کا موجب بننے والے کام کرنے کی توفیق دے۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

پیارے بھائی! ہم ویب سائٹ کے منتظمین کے بارے میں حسن ظن پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، نیز رابطہ کرنے پر بھی مشکور ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ اور رضائے الہی کا موجب بننے والے اعمال کیساتھ ساتھ علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

دوم:

مساجد کی تعمیر و ترقی اور نمازیوں کیلئے انہیں ہمہ وقت تیار رکھنا بہت ہی عظیم کام ہے، اس پر شریعت نے عظیم

ثواب بھی دیا ہے، نیز یہ صدقہ جاریہ میں بھی شامل ہے جس کا ثواب اور اجر انسان کی موت کے بعد تک جاری رہے گا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

ترجمہ: اللہ کی مساجد کی آباد کاری وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ پر، آخرت کے دن پر ایمان لائیں نماز قائم کریں، زکاۃ ادا کریں، اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی ڈریں، یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ [التوبہ:18]

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص اللہ کیلئے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ ویسا ہی محل جنت میں تعمیر فرماتا ہے) بخاری: (450) مسلم: (533) نے اسے عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

اسی طرح ابن ماجہ (738) میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص ٹٹیری کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد اللہ کیلئے بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے) اس حدیث کو البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ٹٹیری ایک مشہور پرندہ ہے، اور ٹٹیری کے گھونسلے سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر ٹٹیری گھونسلا بنائے اور انڈے دے، حدیث میں ٹٹیری ہی کا ذکر کیوں کیا گیا؟ جواب یہ ہے کہ ٹٹیری ہمیشہ اپنا گھونسلا درخت یا اونچی جگہ پر نہیں بناتی بلکہ تمام پرندوں سے ہٹ کر نیچے زمین پر گھونسلا بناتی ہے، اسی لیے مسجد کو اس سے مشابہت دی گئی۔ مزید کیلئے دیکھیں: حیاة الحيوان از دمیری

اہل علم کہتے ہیں کہ: یہ ٹٹیری کے گھونسلے سے مشابہت کی بات بطور مبالغہ کی گئی ہے، یعنی چاہے مسجد اتنی چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو۔

سوم:

مسجد میں قدرتی روشنی اور ہوا سے مستفید ہونے کیلئے گنبد بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح اذان کی آواز دور دور تک پہنچانے کیلئے مینار بھی بنائے جا سکتے ہیں، یا اس لیے بھی بنائے جا سکتے ہیں کہ دور سے ہی مینار دیکھ کر نمازی مسجد کا رخ کر سکیں؛ اب چونکہ ہر کام کا حکم اس کے مقاصد کو مد نظر رکھ کر ہی لگایا جاتا ہے [اس لیے اچھے مقصد کی وجہ سے گنبد اور مینار تعمیر کرنا جائز ہے] تاہم اس پر اتنا ہی خرچہ کیا جائے جس سے مقصد حاصل ہو جائے، اور فضول خرچی سے بچیں، چنانچہ نقش و نگار سے پاک صاف سادہ مینار بنانا ہی کافی ہے، اور اگر مسجد میں مینار بنایا ہی نہ جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

دائمى فتوى كميٲى كے علمائے كرام سے استفسار كيا گيا:

"كيا مساجد ميں روشنى اور هوا كيلئے گنبد تعمير كرنا جائز ہے؟"

تو انہوں نے جواب ديا:

"اگر سوال ميں مذكور ضروريات كو سامنے ركھ كر گنبد تعمير كيا جائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں ہے" انتہي

"فتاوى اللجنة الدائمة" (6/246)

اسى طرح (6/254) ميں ہے كہ:

"كچھ لوگ ميناروں كى تعمير كى مخالفت كرتے ہيں، اور اس كو خلاف سنت اور فضول خرچى سمجھتے ہيں، جبكہ دوسرى طرف كچھ لوگ كہتے ہيں كہ مينار مسجدوں كى ايك علامت بن گئے ہيں، اور بڑى بڑى لمبى عمارتوں كے درميان چھبي ہوئى مساجد ميناروں كى وجہ سے ہي پہچانى جاتى ہيں، اور مسجد اپنے بلند ميناروں كے ساتھ بہت سے لوگوں كو اس بات كا احساس دلاتى ہے كہ اتنے چيلنجوں كا مقابلہ كرتے ہوئے بھى مسلمان ابھى بھى دين پر قائم و دائم ہيں"

تو انہوں نے جواب ديا:

"مساجد كے مينار تعمير كرنے ميں كوئى مضائقہ نہيں ہے، بلكہ مينار بنانا مستحب ہے، اس لئے كہ اس سے مؤذن كى آواز دور تك پہنچائى جاتى ہے، اور بلال رضى اللہ عنہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم كے زمانے ميں مسجد نبوى كے پڑوس ميں موجود گھروں كى چھت پر چڑھ كر اذان ديا كرتے تھے۔ اور مساجد ميں ميناروں كى تعمير كے سلسلہ ميں تمام علمائے اسلام كا اجماع ہے۔" انتہي

سوم:

مسجد ميں بچھانے كيلئے قالين اور دروازے وغيرہ پر فضول خرچى سے گريز كرنا چاہيے، كيونكہ اللہ تعالى فضول خرچى كرنے والوں كو پسند نہيں كرتا۔

امام بخارى نے اپنى صحيح ميں باب قائم كيا ہے كہ:

"باب ہے مسجد كى تعمير كے بارے ميں:

ابو سعيد كہتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى مسجد كى چھت كھجور كى ٹھنيوں كى تھي، پھر عمر رضى اللہ عنہ نے [اپنے دور خلافت ميں] مسجد كى تعمير كا حكم ديا اور كہا: لوگوں كو بارش كے پانى سے محفوظ كرو، اور لال پيلے رنگ استعمال كرنے سے بچنا اس سے لوگوں كى نمازوں ميں خلل پيدا ہوگا۔

انس رضى اللہ عنہ كہتے ہيں: ايك دوسرے پر فخر كرينگے اور [حقيقى] آباد كارى ميں بہت ہي كم حصہ ليں گے۔

ابن عباس رضى اللہ عنہما كہتے ہيں: تم مساجد كى ايسے ہي تزيين و آرائش كرو گے جيسے يھود و نصارى نے كى

انتہي

ابو داود (448) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مجھے مساجد کی تشیید کا حکم نہیں دیا گیا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تم مساجد کی ایسے ہی تزیین و آرائش کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے کی۔

اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

خطابی کہتے ہیں کہ: "التشیید" کا مطلب یہ ہے کہ عمارت انتہائی بلند اور لمبی چوڑی بنائی جائے۔

واللہ اعلم.